مگر امام غزالی نے ظاہری اعمال اور باطنی یا قلبی کیفیات کو دو الگ الگ خانوں میں نہیں بانٹا، بلکہ اُن کو جمع کیا۔ ان کے نقطۂ نظر سے ایک طرف تو شریعت کے مقرر کردہ اعمالِ عبادات و معاملات اپنی جگہ لازم ہیں اور اُن سے آزاد ہو کر نہ اسلام رہتا ہے، نہ خدارسی ممکن ہے۔ دوسری طرف وہ قرآن و حدیث کے واضح دلائل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ کسی بھی عمل کی ظاہری شکل کتنی ہی خوشنما کیوں نہ ہو، جب تک اس کے اندر حبِ الٰہی اور اخلاص لِلّٰہ اور تقویٰ اللہ کی رُوح کارفرما نہ ہوگی قیامت میں عنداللہ کوئی وزن نہ پائے گا۔ (اِلّا من اتی اللہ بقلبٍ سلیم)

صوفیا کی وہ قسم بالکل الگ ہے جو اسلام کے قانون (فقہ) کو ترک کرتی ہے، اور عبادات و اعمال کی ظاہری شکلوں کو غیر ضروری قرار دیتی ہے۔ ایسے صوفیاء نے شریعت کے بالمقابل طریقت کو ایک جداگانہ ادارے کی حیثیت سے اختیار کیا۔ انہوں نے تو بات کو یہاں تک پہنچا دیا کہ ہمارا مقصد اُس وقت تک حاصل نہ ہوگا جب کہ دُنیا کی ہر مسجد کو ڈھا نہ دیا جائے اور حقیقی مسلمان اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام اور کفر کی تمیز کو مٹا نہ دیا جائے۔

آج کل دین سے روگردانی کرنے والے دانشوروں، خصوصاً اشتراکی ادیبوں اور شاعروں نے خاتمۂ اسلام کے مقصد کے لیے متذکرہ طرزِ تصوّف کو پسند کر لیا ہے اور وہ اپنی پسند کے صوفیا کے ہاں سے خاص خاص فلسفیانہ اقوال اخذ کر کر کے ان کو اُبھار رہے ہیں۔

امام غزالی کا اصل کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے شریعت کے تمام ظاہری نظامِ اعمال کو قائم رکھ کر اُس کے اندر صحیح قلبی و روحانی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور فقہ اور تصوف کو یک جان کیا ہے۔

باقی اہلِ ذوق اصل کتاب لے کر خود پڑھیں جس کی انگریزی زبان بہت دلکش ہے۔

مولانا مودودیؒ اپنی اور دوسروں کی نظروں میں

مرتب: جناب محمد یوسف بھٹہ۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی لاہور تفہیم کار: مکتبہ المنار منصورہ۔ لاہور ۱۸۔ صفحات: ۴۰۵ سفید کاغذ، اچھی طباعت، خوبصورت ٹائیٹل۔ قیمت -/۴۵ روپے

تیس سال سے زیادہ مدت ہوئی کہ اس کتاب کا ایک ایڈیشن نکلا تھا۔ پھر اس کے ناشر غائب ہوگئے اور مؤلف گوشۂ گمنامی میں پڑے رہے۔ اب ادارہ معارف اسلامی نے جناب مؤلف کو کراچی سے ڈھونڈھ نکالا اور ان کی کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا انتظام کیا اس کتاب کے متعلق مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے مندرجات مولانا رحمہ اللہ کی سوانح اور تحریکی سرگرمیوں کے متعلق بہت ہی اوّلین مأخذ میں سے ہیں۔ اور کتاب مندرجات کے لحاظ سے متنوع ہے کیونکہ کئی لکھنے والوں کا حصہ اس میں شامل ہے۔

المودودیؒ مؤلف: راقم الحروف نعیم صدیقی - ناشر: ادارۂ معارف اسلامی لاہور۔ تقسیم کار: مکتبہ المنار منصورہ لاہور نمبر ۱۸ - صفحات: ۴۰۰ - سفید کاغذ، اچھی طباعت، خوبصورت ٹائیٹل - قیمت: ۳۵/۔ روپے

اپنی کتاب پر میں تبصرہ نگاری تو کر نہیں سکتا - اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ۱۹۶۳ء میں میری ایک کتاب مولانا مودودیؒ — ایک تعارف" شائع ہوئی تھی جو تین مقالات پر مشتمل تھی" اب میں نے اس میں بعد کے بہت سے متعلقہ مضامین کو شامل کر کے "المودودیؒ" کے نام سے نئی ترتیب دی ہے۔ سو یہ آپ کے سامنے ہے۔

قاضی اور سربراہِ مملکت از جناب مفتی غلام سرور قادری - ناشر: مرکزی ادارۂ اشاعتِ قرآن وسنت، این مارکیٹ گلبرگ - لاہور۔ قیمت: ۱۸/۔ روپے

اس کتاب میں اسلامی نقطۂ نظر سے قاضی اور اس کی صفات، اسلامی نظامِ عدالت و فقہ، اسلامی نظام خلافت وغیرہ پر اس پس منظر میں بحث کی گئی ہے کہ روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۲۳ / ۲۴ ستمبر ۱۹۸۳ء میں سید مسعود زاہدی ایڈووکیٹ اور ۱۲، ۱۴، ۱۸ نومبر میں جسٹس قدیرالدین احمد (ریٹائرڈ) کے جو خیالات "نظریۂ ضرورت" کے عنوان سے شائع ہوئے ہیں ان میں "اسلام" "اسلامی نظامِ عدالت و قضا" اور "اسلامی نظام سیاست و خلافت" کے سلسلے میں ایسے حیرت انگیز کلمات کہے گئے ہیں کہ ان کو پڑھ کر اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ لکھے پڑھے مسلمانوں کے خیالات ہیں،